خواتین کا لیزر کے ذریعے زیرِ ناف بالوں کو ختم کروانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا میں اپنے پرائیویٹ پارٹ کے بالوں کو مستقل طور پر ختم کرنے کے لیے لیزر ہیئر ریموول (Laser Hair Removal) کرواسکتی ہوں؟ کیونکہ یہ کام کلینکس میں کیا جاتا ہے اور اس دوران بیوٹیشن ستر کو دیکھتی ہے، تو کیا اسلام میں یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی طور پر کسی عورت کے لیے دوسری عورت کے ستر کو بلا ضرورت دیکھنا یا دکھانا حرام ہے؛ کیونکہ حدیث پاک میں اس سے منع فرمایا گیا ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں بیوٹیشن کے سامنے ستر کھولنا اور بے پردگی کرتے ہوئے، لیزر ہیئر ریموول (Laser Hair Removal) کروانا ناجائز و گناہ ہے، اس کی ہرگز اجازت نہیں۔ واضح رہے! غیر ضروری بالوں کو مستقل طور پر ختم کرنا شرعاً منع نہیں کہ اصل مقصود محض اس جگہ کی صفائی ہے، وہ جس طرح سے بھی حاصل ہو۔ البتہ اس کے لیے ایسا طریقہ اپنانا، جس میں بے ستری ہو، وہ ممنوع و ناجائز ہے۔

صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، مسند احمد وغیرہ میں ہے: ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا ینظر الرجل إلی عورۃ الرجل، ولا المرأۃ إلی عورۃ المرأۃ“ ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو دیکھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر إلی العورات، جلد 1، صفحہ 183، حدیث 338، دار الطباعۃ العامرۃ، ترکیا)

علامہ مظہر الدین حسین بن محمود مظہری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 727ھ/1327ء) اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: ”واعلم أن نظر الرجل إلی عورۃ الرجل حرام، وعورۃ الرجل ما بین سرتہ إلی رکبتیہ، و کذلک یحرم نظر المرأۃ إلی عورۃ المرأۃ، وعورۃ المرأۃ في حق المرأۃ ما بین سرتها و رکبتیها، وعورۃ المرأۃ في حق محارمها کأبیها وابنها وغیرهما من رجال أقاربها ممن یحرم النکاح بینهما ما بین السرۃ والرکبۃ أیضا، و

أما المرأة في حق الرجل الأجنبي فجميع بدنها عورة إلا وجهها وكفيها، ولا يجوز النظر إلى وجهها وكفيها أيضا إلا عند حاجة"ترجمہ: اور جان لو کہ مرد کا مرد کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے، اور مرد کا ستر اس کی ناف سے گھٹنوں تک کا حصۂ بدن ہے۔ اسی طرح عورت کا عورت کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے، اور عورت کا ستر عورت کے حق میں اس کی ناف سے گھٹنوں تک کا حصۂ بدن ہے، اور عورت کا ستر اس کے محارم، جیسے اس کا باپ، بیٹا وغیرہ قریبی مرد رشتہ دار جن کے ساتھ نکاح (ہمیشہ کے لیے) حرام ہوتا ہے، ان کے حق میں بھی ناف سے گھٹنوں تک ہے۔ رہا اجنبی (غیر محرم) مرد کے حق میں عورت کا ستر تو اس کا مکمل بدن ستر ہے، سوائے اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کے، اور اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف نظر کرنا بھی جائز نہیں، ماسوائے ضرورت کے وقت۔ (المفاتیح فی شرح المصابیح، کتاب النکاح، باب النظر إلی المخطوبۃ وبیان العورات، جلد4، صفحہ19، دار النوادر، کویت)

امام اہلسنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "حلق وقصر و نتف و تنور یعنی مونڈنا، کترنا، اکھیڑنا، نورہ لگانا سب صورتیں جائز ہیں کہ مقصود اس موضع کا پاک کرنا ہے اور وہ سب طریقوں میں حاصل۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ600، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-903

تاریخ اجراء: 03ربیع الآخر1447ھ/27ستمبر2025ء